100235- کتوں کی دوڑ اور خوبصورتی کا مقابلہ کرانا

سوال

1– خوبصورت کتوں کا مقابلہ کرانے کا حکم کیا ہے ؟

2– کتا ہرن پر چھوڑنا اور کتے کی رفتار کا مقابلہ کرانے کی فیس لینے کا حکم کیا ہے ؟

3– بغیر کسی فیس کے ہرن پر کتے چھوڑنے اور تیز رفتار کتوں کا مقابلہ کرانے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

خوبصورت یا تیز رفتار کتوں کے مقابلوں میں مال دینا جائز نہیں؛ کیونکہ یہ انعامی دوڑ کا مقابلہ صرف اسی میں کروانا جائز ہے. جس کا شریعت میں ذکر پایا جاتا ہے مثلا اونٹ، گھوڑے یا تیر اندازی کا مقابلہ، یا پھر وہ جو جھاد فی سبیل اللہ میں مدو معاون ثابت ہونے والی اشیاء اس سے ملحق کی جاتی ہیں.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تیر اندازی یا اونٹ یا گھوڑے کے علاوہ کسی میں معاوضہ یا انعامی مقابلہ نہیں"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1700) سنن نسائی حدیث نمبر (3585) سنن ابو داود حدیث نمبر (2574) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2878) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

السبق : عوض یا انعام کو کہتے ہیں.

النصل : تیر.

الخف : اس سے مقصود اونٹ ہے.

الحافر : اس سے گھوڑا مراد ہے.

اور یہ مقابلہ بغیر کسی فیس کے منعقد کرانا لہو ولعب اور بیکار کھیل کی ایک قسم ہے، اور پھر اس غرض سے کتے پالنا بھی حرام ہیں، کیونکہ جس کام کے لیے شریعت نے کتا رکھنے کی اجازت دی ہے اسکے علاوہ کسی اور غرض کے لیے کتا رکھنا حرام ہے، اور کتوں کی تربیت اور انہیں بنا سنوار کر رکھنا اور انہیں خوبصورت بنانا بے وقوفی اور فضول خرچی ہے.

بخاری اور مسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا :

"جس نے بھی شکار یا جانوروں کی رکھوالی کے علاوہ کوئی اور کتا رکھا تو اس کے اجر سے روزانہ دو قیراط کمی ہو جاتی ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5481) صحیح مسلم حدیث نمبر (1574).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ انسان کے لیے کتا رکھنا حرام ہے، صرف انہیں امور کے لیے کتا رکھنا جائز ہے جس کی شریعت میں اجازت دی گئی ہے، کیونکہ جس کسی نے بھی شکار یا جانوروں یا کھیت کی رکھوالی کے علاوہ کتا پالا اور رکھا اس کے اجر و ثواب میں سے ایک قیراط کمی ہو جاتی ہے، اور جب اس کے اجر میں سے ایک قیراط کمی ہوتی ہے تو وہ اس سے گنہگار بھی ہوگا، کیونکہ اجر و ثواب کا کم ہونا گناہ حاصل ہونے کے مترادف ہی ہے اور یہ دونوں حرمت پر دلالت کرتے ہیں.

اس مناسبت سے میں ان مغرور لوگوں میں سے ہر ایک کو نصیحت کرتا ہوں جو کفار کے اعمال کے دھوکہ میں آ کر کتے پال رہے ہیں، حالانکہ یہ خبیث و گندے اور نجس ہیں، اور ان کی نجاست بھی سب جانوروں اور حیوانات سے زیادہ بڑی اور غلیظ ہے.

کیونکہ کتے کی نجاست اس وقت تک ختم نہیں ہوتی اور وہ برتن پاک صاف نہیں ہوتا جب تک اسے سات بار دھویا نہ جائے، جس میں ایک بار مٹی سے مانجھنا بھی شامل ہے، حتی کہ خنزیر جس کے متعلق قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ حرام اور نجس ہے، اس کی نجاست بھی اس حد تک نہیں پہنچتی.

لہذا کتا نجس اور خبیث ہے، لیکن شدید افسوس کے ساتھ ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ ان کفار کی تقلید اور نقالی کرنے لگے ہیں جو گندی اور خبیث اشیاء سے الفت و محبت کرتے ہیں، اور یہ مسلمان بھی بغیر کسی ضرورت و حاجت کے کتے پالنے اور رکھنے لگے ہیں، اور ان کی صفائی اور دھلائی کرتے ہیں، حالانکہ وہ کتے کبھی بھی صاف نہیں ہو سکتے چاہے انہیں سمندر کے سارے پانی سے بھی صاف کیا جائے، کیونکہ ان کی نجاست عینی ہے یعنی وہ بعینہ نجس ہیں.

پھر یہ لوگ بہت سارے مال کا بھی خسارہ کرتے ہیں اور اپنا مال ان کتوں کی دیکھ بھال میں ضائع کر رہے ہیں حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے.

اس لیے میں دھوکہ میں پڑے ہوئے ان لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اللہ کے سامنے توبہ و استغفار کرتے ہوئے اپنے گھروں سے کتے نکال باہر کریں، لیکن جو شخص شکار یا کھیت یا جانوروں کی رکھوالی کے لیے کتے کا محتاج ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے" انتہی.

ماخوذ از: فتاوی اسلامیۃ (447/4).

دوم :

رہا کتوں کی ریس کا مقابلہ کروانا کہ کونسا کتا تیز رفتار ہے اس کے متعلق عرض ہے کہ اگر اس مقابلہ کا عوض ہو تو جائز نہیں، کیونکہ عوض اسی چیز میں ہو سکتا ہے جس کی شریعت نے اجازت دی ہے، اور جسے اس کے ساتھ ملحق کیا گیا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

اور اس مقابلہ سے کتے کے مالک کو کوئی فائدہ ایسا نہیں جس میں دین یا جہاد فی سبیل اللہ کا فائدہ ہوتا ہو.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"لیکن کیا اس جانور کا مقابلہ اور دوڑ جائز ہے، دوسرے معنوں میں یہ کہ دو آدمی اپنا اپنا کتا چھوڑیں اور اس پر ان کا مقابلہ کرائیں اور عوض رکھیں؟

ظاہر یہی ہے کہ ایسا جائز نہیں؛ کیونکہ اس حال میں دونوں کا کوئی فعل نہیں " انتہی.

شرح الممتع (96/10).

اور اگر وہ دوڑ بغیر معاوضہ کے بھی ہو تو بھی جائز نہیں ہے.

خطیب شربینی کہتے ہیں :

"بغیر کسی اختلاف کے کتوں کا مقابلہ کرانا جائز نہیں، اور نہ ہی مرغ لڑانے، اور بکروں کی ٹکڑوں کا مقابلہ کرانا، چاہے عوض ہو یا عوض کے بغیر؛ کیونکہ ایسا کرنا بے وقوفی ہے " انتہی.

دیکھیں : مغنی المحتاج (168/6).

اس سے یہ واضح ہوا کہ کتوں کی دوڑ وغیرہ کا مقابلہ کرانا جائز نہیں، چاہے عوض کے بغیر بھی ہو؛ کیونکہ یہ بے وقوفی ہے، اور اس لیے بھی کہ کتا رکھنا اور اس کی پرورش کرنا اس رخصت میں شامل نہیں جس کی شریعت نے اجازت دی ہے، اور اس لیے بھی کہ اس میں کفار اور گمراہ امتوں سے مشابہت ہوتی ہے.

اور مسلمان کو تو مال کی حفاظت کرنے اور اسے ضائع نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، تو کس طرح وہ کتے پال کر مال ضائع کرتا ہے کہ کتے کو خوبصورت یا زیادہ تیز رفتار بنائے حالانکہ اس کی نجاست غلیظ ہے، اور وہ حقیر بھی ہے.

اللہ تعالی نے جس کو بھی اپنے فضل و کرم سے مال دیکر نوازا ہے، اسے وہ مال اپنے اہل و عیال اور بچوں اور مسلمان تنگ دستوں پر خرچ کرنا چاہیے، اور اس دور میں بہت سے مسلمان تنگ دست موجود ہیں، اور اسے وہ مال علمی اور دعوتی منصوبہ جات پر خرچ کرنا چاہیے جس میں اسلام کی رفعت و بلندی اور مسلمانوں کا نفع ہے.

اور اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ کل اسے اپنے مال کا اللہ تعالی کو جواب بھی دینا ہے کہ : اس نے وہ مال کہاں سے کمایا، اور کہاں خرچ کیا ؟

تو کیا اس کے لائق ہے کہ وہ کل قیامت اپنے پروردگار کو جواب دے :

اے اللہ میں نے اپنا مال کتے پالنے اور انہیں بنا سنوار کر رکھنے اور انہیں تیز رفتار بنانے پر خرچ کیا.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کی حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم.